

66900-نیند کی بنا پر رمضان المبارک میں نماز کا وقت نکل جانے پر اس کے ذمہ کیا لازم آتے گا؟

سوال

رمضان المبارک کے موسم میں میں تھکاوٹ محسوس کرتا ہوں وہ اس طرح کہ جب سوچاؤں تو میری دو یا زیادہ نمازوں رہ جاتی ہیں مجھے گناہ کا احساس ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:

اگر میں ظہر اور عصر کی نمازوں سے سوچا ہوں حتیٰ کہ مغرب ہو جائے اور مغرب کا وقت بھی نکلنے کا خدشہ ہو تو کیا کروں؟

پسندیدہ جواب

نمازوں کی بروقت ادائیگی نہ کرنا اور وقت سے تاخیر کرنا بہت بڑا جرم ہے اللہ تعالیٰ نے اس پرشید قسم کی وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

{ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کے پیچے پڑ گئے انہیں عقیریب جہنم میں ڈالا جائیگا}۔ مریم (59).

غیا کا معنی کرتے ہوئے ابن عباس فرماتے ہیں: عظیم خسارہ حاصل ہو گا، اور قتاو نے اس کا معنی شر کرتے ہیں، اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: جہنم میں ایک وادی کا نام ہے، جو بہت گھری ہے اور اس کا کھانا غصیث ہے.

ویکھیں: تفسیر ابن کثیر (3/172).

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کا بہت زیادہ ذکر فرمایا ہے:

{وہ لوگ جو اہنی نمازوں ہمیشہ ادا کرتے ہیں}۔

اور

{وہ لوگ جو اہنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں}۔

اور:

{ان نمازوں کے لیے ہلاکت ہے جو نمازوں سستی اور کاملی کرتے ہیں}۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا:

یہ یعنی یہ وعید اسے وقت پر ادا نہ کرنے کی بنا پر ہے.

لوگ کہنے لگے : اے ابو عبد الرحمن ہم تو سمجھتے رہے ہیں کہ یہ نماز ترک کرنے کی بنا پر وعدہ ہو گی ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنے لگے : نماز ترک کرنا تو کفر ہے.

دیکھیں : تعمیم قدر الصلاۃ للمرزوqi (5/2) صاحب تحقیق نے اس کی سند حسن قرار دی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وقت سوئے رہنا عذاب قبر کے اباب میں سے ایک سبب قرار دیا ہے، اس عذاب کی ہونا کی اور شدت کے متعلق معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (46068) کے جواب کا مطالعہ کریں، ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

ذیل میں ہم آپ کے لیے صحابی جلیل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نصیحت پیش کرتے ہیں، وہ نماز جماعت کے حکم اور نماز ترک کرنے والے کی حالت، اور نماز کے لیے جانے والے کا اجر و ثواب، اور نماز جماعت کی ادائیگی کے لیے جانے سے معدور ہونے کے باوجود ادائیگی کے لیے جانے والے کی حالت تاکہ اسے لیجا کر صفت میں کھڑا کر دیا جائے، ان سب کے متعلق اس کلام میں سبق پایا جاتا ہے :

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں :

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التراام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الحدی مشروع کیں، اور یہ سنن الحدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں چیچے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے ")

یہ تو اس شخص کے متعلق کہا جو بروقت نماز ادا کرے، لیکن مسجد میں نماز بجماعت ادا نہیں کرتا، بلکہ اپنے گھر میں ہی ادا کرے، تو پھر جو شخص بالکل ہی نماز ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی نکل جاتا ہے اس کی حالت کیا ہو گی !

پھر انہوں نے فرمایا :

"جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد جائے تو ہر قدم کے بدے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا اور ایک درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایک برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے چیچے رہتا، ایک شخص کو لا یا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سوارا لے کر آتا اور اسے صفت میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

مسلمان شخص کے شایان شان نہیں کہ وہ روزہ کو صرف رمضان المبارک کے میئنے میں ہی جانے، کیونکہ افضل ایام میں روزہ رکھنا مستحب ہے، مثلاً یوم عرفہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا، اور ہر ہفتہ میں سو موادر اور جمعرات کو روزہ رکھنا، اور ہر میئنے میں تین دن کے روزے رکھنے مستحب میں۔

اس لیے اگر آپ سارا سال ان ایام کے روزے رکھنے کی عادی ہوں تو آپ کے لیے رمضان المبارک کے روزے رکھنا مشکل اور بھاری نہیں ہونگے کہ آپ سارا دن سوتے رہیں اور نمازیں ضائع کر دیں۔

آپ کوچاہیے کہ آپ سونے سے قبل نماز کے لیے بیدار ہونے کے اسباب میاکریں، اور آپ کے لیے نیند کے عذر کی بنا پر جان بوجھ کر عدم نماز تک کرنا جائز نہیں، حالانکہ آپ نمازوں کے اوقات میں بیدار ہونے کی استطاعت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کوچاہیے کہ آپ روزے کی حالت میں تحکاوت پیدا کرنے والا سبب تلاش کریں، اگر تو وہ سبب کام کاج ہے، تو آپ کام اور روزے کے مابین توازن قائم کریں، اور اگر آپ کام کے لیے مضطرب ہوں، اور روزے اور نماز اور باقی عبادات کام کاج کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے تو آپ رمضان المبارک کے میمنے میں ملازمت سے رخصت لے لیں۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65803) اور (43772) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور اگر ایسا شب بیداری اور رات جائے کی بنا پر ہوتا ہے تو آپ کے لیے رات جائے کی نمازوں کو ترک کا باعث بنتا ہے، حتیٰ کہ نمازوں کا وقت ہی جاتا رہتا ہے۔

آپ پر واجب ہے کہ اپنے قریب اور گھر والوں میں سے بیوی اور بچوں کو وصیت کریں کہ نماز کے وقت وہ آپ کو بیدار کر دیں، اور ان پر بھی واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں وہ آپ کی معاونت کریں، تاکہ آپ نمازیں بروقت ادا کر سکیں۔

اور اگر بیدار ہونے کے سب اسباب اور وسائل میاکرنے کے بعد بھی آپ شدید تحکاوت یا پھر ہماری کی بنا پر بیدار نہ ہو سکیں، اور دونمازوں کا وقت نکل جائے تو آپ نمازیں اسی ترتیب کے ساتھ قضاء کر کے ادا کریں، پنج پہلے آپ ظہر کی نمازاً دا کریں، اور پھر عصر کی... اسی ترتیب کے ساتھ۔

لیکن اگر آپ کو خدشہ ہو کہ دوسری نماز کا وقت بھی نکل جائے گا تو پہلے دوسری نمازاً دا کر لیں اور پھر پہلی، مثلاً اگر آپ غروب آفتاب سے قبل بیدار ہوئے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی اور عصر کی نماز کے لیے وقت تنگ ہے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہے، تو آپ عصر کی نماز پہلے دا کریں، اور پھر بعد میں ظہر کی نماز دا کر کے مغرب کی نماز دا کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اطاعت و فرمانبرداری اور اچھی و بہتر عبادت میں آپ کی معاونت فرمائے، اور بجلائی و خیر کے کاموں میں آپ کی ہمت بلند کرے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ سوال نمبر (38158) اور (47123) کے جوابات کا مطالعہ ضروری کریں۔

واللہ اعلم۔